REGD No. L. 5254 177

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۵/۱۰ | ۲۲ نبوت ۱۳۳۵ ھش ۲۲ نومبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۷۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

(ربوہ ۲۱ نومبر) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے"۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

اخبار احمدیہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت تا حال انفلوئنزا اور نقرس کی تکلیف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ؛

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ میں اب بہت تھوڑا وقت باقی رہ گیا ہے۔ لہٰذا سیکرٹریان مال مہربانی کر کے پوری کوشش فرمائیں کہ چندہ جلسہ سالانہ جلد سے جلد وصول ہو کر داخل خزانہ ہو جائے۔ ناظر بیت المال

اخراج از جماعت

کراچی کی جماعت نے رپورٹ کی ہے کہ پیر محمد اکرم صاحب جو مولوی عبد السلام صاحب مرحوم برادر مولوی عبد المنان صاحب عمر کے داماد ہیں جب سے کراچی آئے ہیں انہوں نے کوئی چندہ نہیں دیا۔ دوسرے غلط اور دھوکا کا پروپیگنڈہ کرتے رہتے ہیں اور بعض دوسرے احمدیوں کو ورغلانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جو تین مہینے چندہ نہ دے۔ اس کو جماعت سے خارج کیا جائے۔ پس ہم اعلان کرتے ہیں کہ پیر محمد اکرم صاحب اب جماعت احمدیہ کے فرد نہیں رہے۔ ان کو جماعت احمدیہ کراچی اور دنیا کی تمام جماعت ہائے احمدیہ اپنی جماعت سے خارج سمجھیں۔

جماعت احمدیہ کراچی اس کو نوٹ کرے۔ اور تمام جماعت میں اس فیصلہ کو شائع کرے۔ یہ اعلان حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے شائع کیا جا رہا ہے۔

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ

چوہدری عبد اللطیف صاحب کے متعلق مشروط معافی کا اعلان

— رقم فرمودہ سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز —

آج مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۵۶ء برادرم خان بہادر چوہدری نعمت خان صاحب اپنے لڑکے چوہدری عبد اللطیف صاحب کے ساتھ ملنے کے لئے آئے۔ اور فرمایا کہ وہ لڑکا پوری طرح توبہ کرنا چاہتا ہے اسے ملنے کا موقعہ دیا جائے چنانچہ میں نے ان کے سامنے ان کے بیٹے چوہدری عبد اللطیف صاحب کو بلا لیا۔ اور خان بہادر صاحب سے کہہ دیا کہ جہاں تک میری دلی رنجش کے دُور ہونے کا سوال ہے میں چوہدری عبد اللطیف کو اس شرط پر معاف کرنے کو تیار ہوں۔ کہ آئندہ اس کے مکان واقعہ نسبت روڈ پر وہ فتنہ پرداز لوگ نہ آئیں جن کا نام اخبار میں چھپ چکا ہے۔ خان بہادر صاحب نے یقین دلایا کہ ایسا نہیں ہوگا۔ اور چوہدری عبد اللطیف نے بھی یقین دلایا۔ کہ میں ذمہ لیتا ہوں کہ وہ آئندہ اس جگہ پر نہیں آئیں گے۔ اور میں نے اس کو کہہ دیا کہ جماعت لاہور اس کی نگرانی کرے گی۔ اور اگر پھر اس نے ان لوگوں سے تعلق رکھا یا اپنے مکان پر آنے دیا۔ جو درحقیقت خان بہادر چوہدری نعمت خان صاحب کا مکان ہے۔ تو پھر اس کی معافی کو منسوخ کر دیا جائے گا۔ اس نے اسے تسلیم کیا۔ میں نے یہ بھی کہہ دیا کہ جماعت لاہور کا ریزولیوشن اس کے متعلق اسی طرح قائم رہے گا۔ جیسا کہ فیض الرحمٰن صاحب فیضی کے متعلق ہے۔ ان سب باتوں کے بعد اس نے مجھے یقین دلایا۔ کہ آئندہ وہ نیک چلنی اور صحیح طریقہ اختیار کرے گا۔ نہ سلسلہ کے دشمنوں سے کسی قسم کے تعلقات رکھے گا اور نہ اپنے مکان پر جو کہ درحقیقت ان کے والد کا مکان ہے انکو آنے دیگا۔ اس لئے یہ بات الفضل میں شائع کی جاتی ہے کہ میں نے چوہدری عبد اللطیف صاحب کو مندرجہ بالا شرائط کے ساتھ معاف کر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کو اپنی توبہ پر قائم رہنے کی توفیق دے کہ اس کے والد نہایت مخلص ہیں اور نہایت تندہی سے سلسلہ کے کاموں میں اپنی پنشن سے پہلے بھی اور بعد میں بھی حصہ لیتے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکی آنکھیں اپنی اولاد کی طرف سے ٹھنڈی کرے۔ اور اولاد کو مخلص احمدی بننے کی توفیق دے۔

خاکسار۔ مرزا محمود احمد
(خلیفۃ المسیح الثانی)
۲۰/۱۱/۵۶

ایڈیٹر۔ ... مسعود احمد پرنٹر ... ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ... سے شائع کیا۔

۴۶

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و حرمت کی ہر زمانہ میں خود حفاظت فرمائیگا

اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ یہ وعدہ پورا کیا نہ صرف ظاہری لحاظ سے بلکہ علمی لحاظ سے بھی اس نے دشمن کے اعتراضات کا مسکت جواب مہیا فرمایا

اسلام کے خلاف بھارت میں شائع شدہ کتاب "مذہبی راہنما" کے جواب کا صحیح طریق یہ ہے کہ ہم اس کا مدلل رد لکھیں اور اسکی وسیع اشاعت کریں

یہی وہ طریق ہے جس سے ہم آج بھی واللہ یعصمک من الناس کی آیت قرآنی کی صداقت واضح کر سکتے ہیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۵ اکتوبر ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ

یہ خطبہ ابھی تک شائع نہیں ہو سکا تھا۔ اب صیغہ زود نویسی اس خطبہ کو اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ (خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی۔

یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس۔ وان اللہ لا یھدی القوم الکافرین۔

(المائدہ ع ۱۰)

اس کے بعد فرمایا۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت

کا اس رنگ میں وعدہ فرمایا ہے۔ کہ آپ کو قرآن کریم کی اشاعت اور اس کے احکام کی تبلیغ میں کوئی نقصان نہیں پہونچے گا۔ اب ہم غور کرتے ہیں کہ کسی تعلیم کی اشاعت کو کیسے نقصان پہنچ سکتا ہے۔ سو ہمیں دنیا میں اس کے دو طریق نظر آتے ہیں۔ ایک طریق تو یہ ہے کہ بعض دفعہ کسی تعلیم کی اشاعت پر دشمن کو غصہ آ جاتا ہے۔ اور وہ اشاعت کرنے والے پر کوئی جسمانی حملہ کر دیتا اور اسے نقصان پہنچا دیتا ہے۔ اس نقطۂ نگاہ سے جو آیت میں نے پڑھی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہے۔ کہ آپ قرآن کریم کو پوری طرح پھیلائیں۔ اور اس بات کی پرواہ نہ کریں۔ کہ اس پر دشمن ناراض ہو جائیگا اور وہ آپ پر حملہ کر بیٹھے گا۔ کیونکہ واللہ یعصمک من الناس۔ اگر لوگ شرارت کر کے آپ پر حملہ کریں گے۔ تو وہ خدا جس نے قرآن کریم کو اتارا ہے اسے بھی غیرت آئے گی۔ اور وہ ان کے مقابلہ میں آپ کی حفاظت کرے گا۔ اور ان کی تدبیروں کو ناکام کر دے گا۔

دوسرا طریق

نقصان پہنچانے کا علمی رنگ میں ہوتا ہے۔ یعنی اگر کوئی تعلیم پھیلائی جائے۔ تو لوگ اس پر اعتراض کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور اس طرح اشاعت کرنے والے کی عزت اور اس کی شہرت کو صدمہ پہونچنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس نقطۂ نگاہ سے بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ واللہ یعصمک من الناس۔ اے ہمارے رسول آپ قرآن کریم کی خوب اشاعت کریں۔ اور اس بات کی پرواہ نہ کریں کہ لوگ اس پر اعتراض کرتے ہیں۔ بے شک لوگ اس تعلیم پر طرح طرح کے اعتراض کریں۔ ہم نے ایسا انتظام کیا ہوا ہے۔ کہ وہ تیری عزت اور تیری نیک نامی کو کوئی صدمہ نہیں پہنچا سکیں گے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ

کلام اللہ کی حفاظت

کے کیا ذرائع ہو سکتے ہیں۔ سو کلام اللہ کی حفاظت کا ایک ذریعہ تو یہ ہوتا ہے کہ اس کے کامل مومن ہر زمانہ میں موجود رہتے ہیں اور جب بھی اس پر کوئی اعتراض وارد ہو۔ وہ اس کو دور کر دیتے ہیں۔ اور دوسرا ذریعہ یہ ہوتا ہے۔ کہ خود کلام اللہ کے اندر ایسی باتیں رکھ دی جاتی ہیں۔ جو دشمن کے اعتراضات کو رد کرنے والی ہوتی ہیں۔ اور اس طرح دشمن اپنی بات میں خود ہی پکڑا جاتا ہے۔ وہ اگر کسی آیت پر اعتراض کرتا ہے۔ تو خود وہی آیت یا دوسری آیات اس کے اعتراض کو رد کر دیتی ہیں۔ قرآن کریم تو

ایک بہت بڑی چیز

ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کا آخری کلام ہے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جن پر قرآن کریم نازل ہوا ہے۔ خاتم النبیین اور سید ولد آدم ہیں۔ لیکن عام باتوں میں بھی ہم دیکھتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ بعض دفعہ ایسا تصرف کرتا ہے کہ اعتراض کرنے والے کو فوراً پکڑ لیتا ہے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک عیسائی آیا۔ اور اس نے کہا کہ آپ تو کہتے ہیں کہ

قرآن کریم کی زبان ام الالسنہ ہے

حالانکہ میکس مولر وغیرہ نے لکھا ہے۔ کہ جو زبان ام الالسنہ ہوتی ہے وہ مختصر ہوتی ہے۔ پھر آہستہ آہستہ لوگ اس کو پھیلا دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ ہم تو میکس مولر کے اس فارمولا کو نہیں مانتے۔ کہ ام الالسنہ مختصر ہوتی ہے۔ مگر تھوڑی بحث کو کوتاہ کرنے کے لئے ہم اس فارمولا کو مان لیتے ہیں۔ اور عربی زبان کو دیکھتے ہیں۔ کہ آیا وہ اس معیار پر پوری اترتی ہے یا نہیں۔ اس شخص نے یہ بھی کہا تھا کہ انگریزی زبان عربی زبان کے مقابلہ میں نہایت اعلیٰ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام انگریزی نہیں جانتے تھے۔ لیکن آپ نے فرمایا اچھا آپ بتائیں کہ انگریزی میں "میرا پانی" کو کیا کہتے ہیں۔ اس نے کہا "مائی واٹر"۔ آپ نے فرمایا عربی زبان میں تو صرف "مائی" کہنے سے ہی یہ مفہوم ادا ہو جاتا ہے۔ اب آپ بتائیں کہ "مائی واٹر" زیادہ مختصر ہے یا "مائی"۔ اب اگرچہ آپ انگریزی نہیں جانتے تھے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے آپ کی زبان پر ایسے الفاظ جاری فرما دئے کہ

معترض آپ ہی پھنس گیا

اور وہ سخت شرمندہ اور لاجواب ہو گیا اور کہنے لگا کہ پھر تو عربی زبان ہی مختصر ہوئی۔ یہی حال قرآن کریم کا ہے۔ اللہ تعالیٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کرتا ہے کہ وہ آپ کو دشمنوں کے حملہ سے بچائے گا۔ یعنے ہمیشہ ایسے لوگ پیدا کرتا رہے گا۔ جو قرآن کریم کو پڑھنے والے ہوں گے اس سے سچا عشق رکھتے ہونگے۔ اور اس کی تفسیر کرنے والے ہوں گے۔ وہ دشمنوں کو ان کے حملوں کا ایسا جواب دیں گے کہ ان کا منہ بند ہو جائے گا۔ دوسرے اس نے قرآن کریم کے اندر ایسا مادہ رکھ دیا ہے کہ معترض جو بھی اعتراض کریں۔ اس کا جواب اس کے اندر موجود ہوتا ہے گویا آپ کی حفاظت کے دو طریق ہیں ایک ان ٹرنل (internal) یعنے اندرونی ذریعہ اور

قرآن کریم میں یہ خصوصیت

رکھدی گئی ہے کہ اگر کسی کی کسی آیت پر اعتراض ہو

تو دوسری آیات اس اعتراض کو رد کر دیتی ہیں۔ اور دوسرا ذریعہ ایکسٹرنل ([illegible]) ہے۔ یعنی ایسے مومن پیدا ہوتے رہیں گے۔ جو دشمنوں کے اعتراضات کو رد کرتے رہیں گے۔ گویا اللہ تعالیٰ بیرونی اور اندرونی دونوں ذرائع سے آپ کی حفاظت فرمائے گا۔

پھر فرماتا ہے۔ ان اللہ لا یھدی القوم الکافرین۔ وہ کفار کو کامیابی کے مقام پر نہیں پہنچنے دیتا۔ وہ کسی طرح بھی حملہ کریں۔ نتیجہ یہی ہوگا۔ کہ یا تو خدا تعالیٰ ان پر عذاب نازل کر کے انہیں تباہ کر دیگا یا مومنوں کو کھڑا کر دیگا۔ جو ان کے حملوں کا جواب دیں گے۔ اور یا پھر وہ قرآن کریم میں پہلے سے ہی ایسا جواب رکھ دے گا۔ جو دشمن کو جھوٹا ثابت کر دیگا۔ بہرحال کوئی ذریعہ بھی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ وہ آپ کی حفاظت فرمائیگا۔

اب دیکھ لو

خدا تعالیٰ نے اس قرآنی وعدہ کے مطابق کس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت فرمائی۔ ابتدائی زمانہ میں جسمانی رنگ میں دشمن نے آپ پر بڑے بڑے حملے کئے۔ اور متعدد طریق سے آپ کو نقصان پہنچانا چاہا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر طرح محفوظ رکھا۔ مثلاً جب آپ مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ جانے لگے۔ اس وقت بھی آپ کے دروازہ پر کفار کے مختلف قبائل کے نو آدمی کھڑے تھے۔ جو صرف اس ارادہ سے کھڑے تھے۔ کہ آپ کو قتل کر دیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھوں پر ایسا پردہ ڈالا۔ کہ وہ آپ کو دیکھ نہ سکے۔ پھر جب آپ مکہ سے نکل کر غارِ ثور میں پہنچے۔ تو دشمن آپ کا پیچھا کرتا ہوا وہاں تک جا پہنچا۔ حضرت ابوبکرؓ گھبرا گئے۔ کہ کہیں دشمن آپ کو گزند پہنچانے میں کامیاب نہ ہو جائے۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کی گھبراہٹ کو محسوس کرتے ہوئے فرمایا۔ ابوبکرؓ تم کیوں گھبراتے ہو۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا۔ یا رسول اللہ میں اس لئے نہیں گھبراتا۔ کہ میں مارا جاؤں گا۔ کیونکہ میں مارا گیا۔ تو کیا ہوگا۔ میں تو ایک معمولی انسان ہوں۔ میں تو صرف آپ کی وجہ سے گھبراتا ہوں۔ اگر آپ کو خدانخواستہ کوئی گزند پہنچی۔ تو اسلام کو سخت نقصان پہنچے گا۔ آپ نے فرمایا

لا تحزن ان اللہ معنا

ابوبکرؓ غم نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ وہ خود ہماری حفاظت کرے گا۔ اور پھر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت فرمائی۔ افسوس ہے۔ کہ جب میں حج کے لئے گیا۔ تو غارِ ثور کو نہ دیکھ سکا۔ کیونکہ اگر میں اونچی جگہ چڑھوں۔ تو دل دھڑکنے لگتا ہے۔ میں غارِ ثور سے ایک یا ڈیڑھ فرلانگ کے فاصلہ تک تو پہنچ گیا۔ لیکن اس سے آگے نہ جا سکا۔ غارِ ثور ایک چٹیل پہاڑی پر واقع ہے۔ اور نیچے بڑی گہری کھڈ ہے۔ درخت بھی نہیں بلکہ چھوٹی چھوٹی جھاڑیاں بھی بہت کم ہیں۔ اس وجہ سے میرا دل کمزوری محسوس کرنے لگا۔ میں نے اپنے ایک ساتھی سے کہا۔ کہ تم جا کر غار دیکھ آؤ۔ اور واپس آ کر مجھے اسکی کیفیت سے آگاہ کرو۔ چنانچہ وہ وہاں گئے۔ واپس آ کر انہوں نے بتایا۔ کہ یہاں سے فرلانگ ڈیڑھ فرلانگ کے فاصلہ پر ایک چھوٹی سی غار ہے۔ جس کا منہ تنور کی طرح ہے۔ اس کے قریب کچھ چھوٹی چھوٹی جھاڑیاں ہیں۔ اس کے اندر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ چھوٹا سا گڑھا ہے جہاں آدمی ٹھہر سکتا ہے مگر چونکہ اندھیرا تھا۔ اس لئے اس کا اندر سے پوری طرح جائزہ نہیں لیا جا سکا۔

غارِ حراء

میں نے دیکھی ہے۔ بلکہ وہاں جا کر نماز بھی پڑھی ہے۔ یوں تو اس کا رستہ غارِ ثور کے رستہ سے زیادہ خطرناک ہے۔ مگر جس پہاڑی پر غارِ حرا واقع ہے۔ وہ چھوٹی ہے یعنی وہ زیادہ اونچی نہیں۔ غارِ ثور والی پہاڑی زیادہ اونچی ہے۔ اور پھر وہاں سے نیچے بڑی گہری کھڈ نظر آتی ہے۔ ورنہ غارِ حرا کا رستہ زیادہ خطرناک ہے۔ رستہ میں بڑے بڑے پتھر ہیں۔ جن پر سے چھلانگیں لگا کر گزرنا پڑتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود میں حراء پر چڑھ گیا۔ اور غارِ ثور تک نہ جا سکا۔ غارِ حرا دراصل غار نہیں بلکہ دو پتھر ہیں۔ جو جڑے ہوئے ہیں۔ ان پتھروں کے نیچے کھڑے ہو کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے۔ ہم نے بھی وہاں جا کر نماز پڑھی۔ اور دعائیں کیں۔

پھر ہجرت کے علاوہ اور بھی کئی مواقع پر اللہ تعالیٰ نے اپنے اس وعدہ کو پورا کیا۔ کہ واللہ یعصمک من الناس۔ مثلاً

غزوۂ حنین

میں ایک موقعہ پر صحابہؓ دشمن کے دباؤ کی وجہ سے آپ سے دور چلے گئے۔ اس وقت آپ کے قریب ایک ایسا شخص تھا۔ جو مکہ سے اسلامی لشکر کے ساتھ صرف اس نیت سے آیا تھا۔ کہ اگر موقعہ ملا۔ تو آپ کو مار ڈالے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت فرمائی۔ اور اس دشمن کو اپنے ارادہ میں کامیاب نہ ہونے دیا۔ غزوۂ حنین میں مکہ کے نئے مسلمان بھی شامل ہو گئے تھے۔ ان میں بعض کافر بھی تھے۔ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا۔ کہ ہم بھی آپ کے ساتھ جائیں گے۔ اور اپنی بہادری کے جوہر دکھائیں گے۔ لیکن جب تیروں کی بوچھاڑ ہوئی۔ تو وہ اس کی تاب نہ لا سکے۔ اور بھاگ کھڑے ہوئے۔ ان کے بھاگنے کی وجہ سے دوسرے مسلمانوں کے گھوڑے بھی بھاگ اٹھے اور

ایک وقت ایسا آیا

کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اردگرد صرف چند مسلمان رہ گئے۔ آپ جب دشمن کی صفوں کی طرف بڑھنے لگے۔ تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا۔ یا رسول اللہ یہ وقت آگے بڑھنے کا نہیں۔ دشمن کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اور مسلمان لشکر تتر بتر ہو چکا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ابوبکرؓ مجھے چھوڑ دو۔ پھر فرمایا

انا النبی لا کذب انا ابن عبدالمطلب

میں خدا تعالیٰ کا نبی ہوں۔ جھوٹا نہیں۔ اس لئے مجھے دشمن کا کوئی ڈر نہیں۔ آپ نے یہاں

"النبی" کا لفظ

استعمال فرمایا ہے۔ "انا نبی" نہیں کہا۔ کیونکہ "النبی" کے متعلق بائیبل میں بھی پیشگوئیاں پائی جاتی تھیں۔ کہ اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ چنانچہ یسعیاہ میں آتا ہے۔ "میں ہی تیرا ہاتھ پکڑوں گا اور تیری حفاظت کروں گا۔"

(یسعیاہ باب ۴۲ آیت ۶)

پس "النبی" کا لفظ استعمال فرما کر آپ نے بیان فرمایا۔ کہ میں ہی وہ موعود نبی ہوں۔ جس کی بائیبل میں پیشگوئی کی گئی تھی۔ پھر مجھے کسی دشمن کا کیا خوف ہو سکتا ہے۔ لیکن میری اس جرأت اور دلیری کی وجہ سے جو میں آٹھ ہزار تیر اندازوں کی زد میں ہونے کے باوجود دکھا رہا ہوں۔ دشمن جو بت پرست ہے۔ یہ خیال نہ کرے کہ میں کوئی دیوتا یا خدا ہوں۔ بے شک میں "النبی" ہوں۔ اور خدا تعالیٰ نے میری حفاظت کا وعدہ کیا ہے۔ لیکن بایں ہمہ میں بشر ہی ہوں۔ میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ خدا یا کوئی دیوتا نہیں ہوں۔ یہاں آپ نے

"ابن المطلب" کہا ہے

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ عربی زبان میں "ابن" کا لفظ پوتے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ کیونکہ آپ حضرت عبدالمطلب کے پوتے تھے۔ بیٹے نہیں تھے۔ غرض آپ کی جسمانی حفاظت کی بیسیوں مثالیں تاریخ میں موجود ہیں۔ اگر میں انہیں بیان کروں تو کئی گھنٹوں میں خطبہ ختم ہو۔ لیکن مختصر طور پر میں صرف اتنا کہوں گا کہ آپ کی زندگی میں بیسیوں دفعہ خطرناک سے خطرناک مواقع پر خدا تعالیٰ نے آپ کی حفاظت فرمائی۔

پھر علمی طور پر دیکھا جائے۔ تو جب بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دشمن نے حملہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کی عزت کو بچایا۔ اور دشمن کو اس کے مقصد میں ناکام و نامراد رکھا۔ آخری زمانہ میں جب اسلام بہت کمزور ہو گیا تھا۔ تو کہتے ہیں۔ اس وقت روم کے بادشاہ نے مسلمان بادشاہ کو لکھا۔ کہ میرے پاس کوئی مسلمان عالم بھیجیں۔ میں اس کی

پادریوں سے بحث

کرانا چاہتا ہوں۔ چنانچہ مسلمان بادشاہ نے ایک عالم بھجوا دیا۔ عیسائیوں نے پہلے سے ہی منصوبہ کیا ہوا تھا۔ پادری کہنے لگا۔ مولوی صاحب بتلایئے۔ کہ (حضرت) عائشہؓ والا واقعہ جو احادیث میں آتا ہے۔ وہ کیا ہے۔ مطلب اس کا طعنہ کرنا تھا۔ مسلمان عالم جو غالباً امام ابن تیمیہؒ یا ان کے کوئی دوست تھے۔ بڑے ہوشیار تھے۔ کہنے لگے۔ پادری صاحب۔ دنیا میں دو عورتیں گذری ہیں۔ ایک عورت کا خاوند تھا۔ خبیث لوگوں نے اس پر الزام لگایا۔ مگر ساری عمر اس کے کوئی بچہ نہیں ہوا۔ لیکن ایک اور عورت (یعنی حضرت مریم) تھی۔ جس کا خاوند بھی نہیں تھا۔ اس پر دشمنوں نے الزام لگایا۔ اور اس کے ہاں بیٹا پیدا ہو گیا۔ اب آپ بتایئے۔ کہ الزام کس عورت پر لگتا ہے۔ اس پر پادری سخت شرمندہ اور لاجواب ہو گیا۔ آج کل تو یہ حالت ہے۔ کہ ذرا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کوئی بات کہی جائے تو مسلمان شور مچانا شروع کر دیتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰؑ کی ہتک کر دی گئی ہے مگر اس وقت

کا مسلمان حضرت عیسیٰ ؑ کی غیرت کم رکھتا تھا۔ بلکہ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غیرت

زیادہ رکھتا تھا۔ چنانچہ دیکھ لو۔ امام ابن تیمیہ رحؒ یا ان کے دوست روم کے دربار میں ڈرے نہیں بلکہ انہوں نے فوراً کہہ دیا۔ کہ پادری صاحب! آپ جس عورت کا ذکر کر رہے ہیں۔ اس کا تو خاوند موجود تھا۔ اور باوجود خاوند ہونے کے اس کے ہاں ساری عمر اولاد نہیں ہوئی۔ مگر حضرت مریمؑ کا تو خاوند بھی نہیں تھا۔ اور اس کے ہاں بچہ پیدا ہوگیا۔ اب آپ بتائیے۔ کہ الزام حضرت عائشہ رضؓ پر لگےگا۔ یا حضرت مریمؑ پر۔ غرض ہر موقعہ پر جب بھی دشمن نے اسلام پر حملہ کیا۔ اللہ تعالےٰ نے کامل مومنوں کو کھڑا کر دیا۔ اور انہوں نے دشمن کے اعتراضات کو رد کر دیا۔ مثلاً غدر کے بعد مسلمانوں کی حالت بڑی خراب تھی۔ اس وقت مولوی رحمت اللہ صاحب مہاجر مکیؒ اور آپ کے بعد بعض اور لوگ کھڑے ہوگئے۔ جنہوں نے عیسائیوں اور آریوں کے اعتراضات کے جواب دیئے اور دین کی حفاظت کی۔

سر سید احمد خاں صاحب

نے بھی اپنے زمانہ میں عیسائیوں کے اعتراضات کے جواب دیئے۔ پھر اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کھڑا کر دیا۔ جنہوں نے اتنے لمبے عرصہ تک دشمن کا مقابلہ کیا۔ کہ آپؑ کی وفات پر دشمنوں نے بھی اس بات کا اعتراف کیا کہ آپ نے اسلام کا دفاع ایسے شاندار رنگ میں کیا ہے۔ کہ آپؑ سے پہلے اور کسی مسلمان عالم نے اس طرح

اسلام کا دفاع

نہیں کیا۔ یہ "واللہ یعصمک من الناس" کا ہی کرشمہ تھا۔ اللہ تعالےٰ کا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے وعدہ تھا۔ کہ اس نے آپؐ کو بہرحال بچانا ہے۔ جب دشمن نے تلوار سے حملہ کیا۔ تو اس نے اس کی تلوار کو کند کر دیا۔ اور جب اس نے تاریخ سے حملہ کیا۔ تو خدا تعالےٰ نے ایسے مسلمان کھڑے کر دیئے۔ جنہوں نے

تاریخی کتب کی چھان بین

کر کے دشمن کے اعتراضات کو رد کر دیا۔ اور خود مخالفین کے بزرگوں کی تاریخیں کھول کر بتایا۔ کہ وہ جو اعتراضات اسلام پر کر رہے ہیں۔ وہ ان کے اپنے مذہب پر بھی پڑتے ہیں۔ اور جو حصہ قرآن کریم اور احادیث سے تعلق رکھتا تھا۔ اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف کر دیا۔

ان دنوں بھی اسلام کے خلاف بمبئی سے ایک کتاب "مذہبی رہنما" شائع ہوئی تھی۔ جس کی وجہ سے مسلمانوں میں

بڑا جوش پیدا ہوا

یہاں تک کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عزت و ناموس کی حفاظت کرتے ہوئے سینکڑوں مسلمان ہندوستان میں شہید ہوگئے۔ ان لوگوں نے جو طریق عمل اختیار کیا۔ وہ اس زمانہ کے لحاظ سے صحیح ہے یا غلط۔ میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا۔ بہرحال مسلمانوں کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے جو عشق اور محبت ہے۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم انہیں مجبور اور معذور سمجھتے ہیں۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ہندوؤں کے پاس کروڑوں روپیہ ہے۔ اگر گورنمنٹ کسی کتاب کی ۵۰۰ کاپیاں ضبط کرے۔ تو وہ اسی وقت اس کی دس ہزار کاپیاں کسی دوسرے علاقہ میں شائع کر دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے

فتنے کا استیصال

نہیں ہوتا۔ انگریزوں کے زمانہ میں بھی یہی ہوتا رہا ہے۔ کہ جب کوئی کتاب ضبط ہوئی۔ ہندوؤں نے فوراً اسے چھپوا دیا۔ ورتمان نے جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر حملہ کیا۔ تو میں نے اس کا جواب لکھا۔ اس جواب کی وجہ سے گورنمنٹ کو بمبئی سے چیف جج کو چھٹی سے واپس منگوانا پڑا۔ اور اس شخص پر مقدمہ چلایا گیا۔ اور اس کے اخبار کو ضبط کیا گیا۔ مگر بعد میں مجھے پتہ لگا۔ کہ ہندوؤں نے اس مضمون کی لاکھوں کاپیاں چھپوا کر شائع کر دی ہیں۔ اس کتاب کے متعلق بھی جب مسلمانوں میں جوش پیدا ہوا۔ اور انہوں نے احتجاج کیا۔ تو اتنا فائدہ تو ضرور ہوا۔ کہ حکومت نے کتاب ضبط کر لی۔ مگر اچھا ہوتا کہ مسلمان چندہ جمع کر کے

اس کا جواب شائع کر دیتے

ایک دفعہ میں ڈلہوزی گیا۔ کشمیر کا نیا نیا کام تھا۔ اس وقت چمبہ کی ریاست میں بھی

مسلمانوں پر ظلم

ہو رہا تھا۔ وہاں کی انجمن کا ایک سیکرٹری میرے پاس آیا۔ اور اس نے کہا۔ کہ آپ ان مسلمانوں کی بھی خبر لیں۔ میں نے کہا۔ یہ سیاسی لوگوں کا کام ہے۔ مجھے تو ایک جگہ نظر آیا۔ کہ ۵۰ لاکھ مسلمان تباہ ہو رہا ہے تو میں نے اس میں دخل دے دیا۔ مگر ہر جگہ میں دخل نہیں دے سکتا۔ لیکن وہ میرے پیچھے پڑا رہا۔ اس پر میں نے کہا۔ کہ تم یہ بتاؤ۔ کہ کیا تم مجھے دو سو مسلمان دے سکتے ہو۔ جو قید ہونے کو تیار ہوں۔ وہ کہنے لگا دو سو نہیں دو ہزار مسلمان مرنے کے لئے تیار ہے۔ میں نے کہا۔ مجھے مرنے کے لئے لوگوں کی ضرورت نہیں۔ مجھے دو سو ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ جو قید ہونے کے لئے تیار ہوں۔ اگر آپ اتنے آدمی قید ہونے کے لئے دے دیں۔ تو میں آپ لوگوں کی مدد کرنے کا ذمہ لے لیتا ہوں۔ اس نے پھر کہا۔ کہ دو ہزار مسلمان مرنے کے لئے تیار ہیں۔ میں نے کہا۔ اس سے میرا کام بنتا نہیں بلکہ خراب ہوتا ہے۔ مجھے صرف

ایسے لوگوں کی ضرورت ہے

جو قید ہونے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن وہ یہی کہتا رہا۔ کہ دو ہزار مسلمان مرنے کے لئے تیار ہیں۔ میں نے کہا۔ آپ کا یہ خیال ہے۔ کہ جو لوگ قید ہوں گے۔ وہ تو کسی نہ کسی طرح چٹھیاں لکھتے رہیں گے۔ کہ ہمارے بیوی بچے بھوکے مر رہے ہیں۔ ان کا انتظام کیا جائے۔ مگر جو مر جائیں گے ان کا قصہ پاک ہو جائے گا۔ وہ تو اپنے بیوی بچوں کے بھوکے مرنے کی شکایت نہیں کریں گے۔ اس لئے قید ہونے کی نسبت مرجانا زیادہ آسان ہے۔ کہنے لگا بات تو یہی ہے۔ غرض مرنا آسان ہوتا ہے۔ لیکن مشکلات کو متواتر برداشت کرتے چلے جانا مشکل ہوتا ہے۔ لیکن بہرحال جب مقابلہ کا سوال ہو۔ تو روپیہ کا خرچ ایک طبعی امر ہے۔ اب بھی ہندوستان میں لکھ پتی مسلمان موجود ہیں۔ وہ چندہ کر کے

"مذہبی رہنما" کا جواب

شائع کر دیتے۔ اور ثابت کرتے کہ اس کا لکھنے والا جھوٹا ہے۔ پھر اگر ہندوؤں نے اس کی دس ہزار کاپی شائع کی تھی۔ تو مسلمان اس کا جواب

دس لاکھ کی تعداد میں

شائع کر دیتے۔ اور سارے ملک میں پھیلا دیتے۔ اس سے ہندوؤں کا منہ بند ہو جاتا۔ اور وہ سمجھ لیتے کہ آئندہ مسلمانوں کو نہیں چھیڑنا چاہیئے۔ اگر ہم انہیں چھیڑیں گے۔ تو وہ نہ صرف اپنا دفاع کریں گے۔ بلکہ ہمارے مذہب کی بھی قلعی کھول لیں گے۔ کیونکہ یہ یقینی بات ہے۔ کہ ہم نہ صرف ان کے

اعتراضات کا جواب

کا جواب دے سکتے ہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے فضل سے ان کا الزامی جواب بھی دے سکتے ہیں۔ ہندوؤں کی کتابوں میں ان کے دیوتاؤں کے متعلق اس قدر گند بھرا ہوا ہے۔ کہ اگر اسے ظاہر کیا جائے۔ تو انہیں منہ چھپانے کے لئے جگہ نہ ملے۔ مثلاً کیا کوئی

الہامی مذہب

یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ فلاں دیوتا کی کسی عورت پر نظر پڑ گئی۔ بعد میں اس نے اپنا تہ بند جھاڑا۔ تو اس میں سے بچہ پیدا ہوگیا۔ یہ اتنی شرمناک بات ہندوؤں کی کتابوں میں درج ہے۔ کہ مجھے خطبہ میں اس کا ذکر کرتے ہوئے بھی شرم محسوس ہوتی ہے۔ بہرحال ہندوؤں کی کتابوں میں اس قدر گند موجود ہے۔ کہ اگر اسے ظاہر کیا جائے۔ تو ہندوؤں میں تاب نہیں کہ وہ

مسلمانوں کے مقابلہ میں

کھڑے ہو سکیں۔ پس اگر موقعہ پر مسلمان چندہ جمع کر کے اس کتاب کا جواب شائع کرتے۔ اور اس کے ساتھ ہی ہندوؤں کی کتابوں کا گند ظاہر کرتے۔ تو انہیں پتہ لگ جاتا۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات پر حملہ کرنے کے کیا معنی ہیں۔ خود ان کے نبی حضرت کرشن (علیہ السلام) کے متعلق

ان کی کتابوں میں گند بھرا ہوا ہے

اور لکھا ہے۔ کہ کس کس طرح وہ عورتوں سے کھیلتے تھے۔ پھر ایک اور ننگا واقع ہے۔ کہ میں خطبہ میں اس کی تفصیل بیان نہیں کر سکتا۔ صرف مجملاً بیان کر دیتا ہوں۔ کہ ایک دفعہ میں بنارس گیا۔ وہاں میں نے ہندوؤں کا ایک مندر دیکھا۔ اس پر ایک سیڑھی لگی ہوئی تھی۔ اس سیڑھی پر ہر جگہ اس قدر ننگی تصویریں بنی ہوئی تھیں کہ میں نہیں سمجھتا۔ انہیں کوئی ہندو بھی بیان کر سکے۔ ایک کٹر ہندو

ولادت:- مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد مربی ضلع لائل پور کو مورخہ ۱۰/۱۱/۵۶ بروز بدھ خدا تعالیٰ نے بچی عطا فرمائی۔ احباب جماعت سے نومولود کی درازیٔ عمر۔ خادمۂ دین اور قرۃ العین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
خاکسار سید اعجاز احمد شاہ انسپکٹر بیت المال حلقہ لائل پور

بھی ان کا ذکر کرتے ہوئے شرم محسوس کریگا۔ غرض ہندوؤں کے اپنے ہندوؤں دیوتاؤں اور مذہب میں اس قدر گند ہے کہ اسے ظاہر کرنے سے ان کا منہ بند ہو سکتا ہے پس مسلمانوں کا کام تھا کہ وہ ان باتوں کو بیان کرتے اور کہتے کہ تم مسلمانوں پر تو اعتراض کرتے ہو۔ لیکن تمہیں اپنے گھر کی خبر نہیں۔ ہندوستان میں زیادہ تر پوجا شوجی کی ہوتی ہے۔ اگر شوجی کی حقیقت ہی بیان کرو۔ تو ہندو شرمندہ ہو جائیں گے۔ میں جب لنڈن گیا۔ تو وہاں میں نے ایک انگریز عورت کو لڑکیوں کو پڑھانے کے لئے بطور استانی رکھ لیا۔ وہ عورت

مذہبی جوش

رکھتی تھی۔ وہ میری کتابیں بھی خرید کر لے گئی۔ ایک دن اس نے شکوہ کیا کہ آپ نے عیسائیت کے متعلق ایسی باتیں بیان کی ہیں جو ٹھیک نہیں۔ میں نے کہا۔ تم کوئی ایک بات بیان کرو اس پر اس نے کہا۔ آپ نے فلاں حوالہ جو لکھا ہے۔ اس کا مطلب پادری اور بیان کرتے ہیں۔ میں نے کہا۔ کیا یہ حوالہ بائیبل میں موجود نہیں۔ اس نے کہا۔ بائیبل میں تو موجود ہے لیکن اس کا وہ مطلب نہیں جو آپ نے لیا ہے۔ آپ کو اس کا وہ مفہوم لینا چاہیئے۔ جو اس کے ماننے والے لیتے ہیں۔ میں نے کہا۔ تمہارا مطلب تو یہ ہوا کہ

اس حوالہ کا مطلب

جو عیسائی لوگ لیتے ہیں۔ وہی مجھے بیان کرنا چاہیئے۔ لیکن تمہاری اپنی کتابوں میں اسلام کے متعلق جو باتیں لکھی ہیں۔ وہ تم نہیں مانتے۔ پھر وہ کیونکر جائز ہیں۔ میں نے تو یہ حوالہ عیسائیوں کو عقل دلانے کے لئے لکھا ہے تا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق اعتراض کرتے ہوئے وہ سمجھ سے کام لیں۔ اگر وہ قانون جسے تم نے بیان کیا ہے۔ ٹھیک ہے۔ تو عیسائیوں کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنے اندر اسے جاری کریں۔ اور اسلام کے کسی حوالہ کے ایسے معنے نہ کریں جو مسلمانوں کے نزدیک درست نہ ہوں لیکن اگر وہ کسی آیت کے اپنے معنے کرکے اسلام پر اعتراض کرنے کے مجاز ہیں تو ہم بھی تورات اور انجیل کی آیات کے وہ معنے کریں گے۔ جو ہمارے نزدیک ان سے نکلتے ہیں۔ اس پر اس نے کہا۔ تب تو وہ بات ٹھیک ہے۔ جو آپ نے لکھی ہے۔ غرض مناسب طریق یہی تھا کہ مسلمان [illegible] کا جواب دیتے۔ اور

ہندوؤں کے مذہب کا پول کھولتے۔ ان کی کتابوں میں اس قدر گند بھرا ہوا ہے۔ کہ ذرا سا پردہ اٹھانے سے بھی وہ شرم کے مارے سر اونچا نہیں کر سکتے۔

کہا جاتا ہے

کہ ہندو مسلمانوں کے احتجاج کے جواب میں یہ کہتے ہیں کہ یہ کتاب تو ۲۹ سال ہوئے امریکہ میں چھپی تھی۔ گویا اس کتاب کا لکھنے والا کوئی عیسائی ہے۔ ہندو نہیں۔ اگر یہ درست ہے۔ تو اس صورت میں زیادہ مناسب یہ ہے۔ کہ اس کتاب کا جواب امریکہ میں شائع کیا جائے۔ اور اس کا ترجمہ ہندوستان میں پھیلایا جائے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اگر تم کوئی ایسی بات دیکھو جو ناپسندیدہ ہو۔ تو اگر تمہارے ہاتھ میں طاقت ہو تو تم اسے ہاتھ سے مٹا دو اور اگر تمہارے ہاتھ میں طاقت نہ ہو۔ لیکن تم زبان سے اس کی برائی کا اظہار کر سکتے ہو تو زبان سے اس کی برائی ظاہر کرو اور اگر تم میں زبان سے اظہار کرنے کی بھی طاقت نہ ہو۔ تو تم دل میں ہی اسے برا سمجھو۔ یہ نکتہ بہت لطیف ہے۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے

پاکستان گورنمنٹ

چونکہ پروٹسٹ کر سکتی ہے۔ اسلئے اس کا فرض ہے کہ وہ ہندوستان کی حکومت سے پروٹسٹ کرے کہ اس نے ہمارے آقا کی ہتک کروائی ہے۔ اور ہندوستانی مسلمان جو مظلوم ہیں۔ اور وہ اس کے متعلق کوئی آزادانہ کارروائی نہیں کر سکتے۔ ان کے متعلق یہ حکم ہے۔ کہ وہ دل میں ہی اس پر برا منائیں۔ اور چونکہ پاکستانی گورنمنٹ نے اس کتاب کو ضبط کر لیا ہے۔ اسلئے پاکستان سے باہر کے مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اس کتاب کا جواب لکھیں اور اسے امریکہ اور ہندوستان میں شائع کروائیں اگر یہ جواب امریکہ میں شائع کیا جائے۔ تو وہاں کے رہنے والے لوگوں کے سامنے بھی کتاب کے مصنف کا جھوٹ ظاہر ہو جائے گا۔ پھر اس کا ترجمہ ہندوستان میں شائع کیا جائے تو ہندو بھی ڈر جائینگے اور وہ آئندہ مسلمانوں پر حملہ نہیں کرینگے اور سمجھ لیں گے کہ اگر انہوں نے مسلمانوں کی طرف کنکر پھینکا تو اس کے جواب میں پتھر پڑے گا۔ اس سے نہ صرف ہندوستانی مسلمان خوش ہو جائیں گے۔ بلکہ

قرآنی آیت واللّٰہ یعصمک من الناس کی صداقت

بھی واضح ہو جائے گی۔ اخبارات سے پتہ لگتا ہے۔ کہ جب سعودی عرب کے بادشاہ سے پنڈت نہرو ملنے گئے اور اس کتاب کے متعلق باتیں ہوئیں تو انہوں نے وعدہ کیا۔ کہ وہ آئندہ ایسا اقدام کریں گے کہ اس قسم کی کوئی دلآزار کتاب شائع نہ ہو۔ لیکن مجھے یقین نہیں کہ پنڈت نہرو اپنے وعدہ پر عمل کریں وہ صرف سعودی عرب کے بادشاہ کو خوش کرنے کے لئے یہ باتیں کہہ آئے ہیں۔ کیونکہ خواہ پنڈت نہرو کے دل میں نیکی ہو۔ ان کے اردگرد جو لوگ ہیں۔ وہ کٹر ہندو ہیں۔ انہوں نے اپنے وعدہ کے مطابق کوئی عمل کیا۔ تو ان کے ساتھیوں نے شور مچا دینا ہے کہ تم کون ہو۔ جو ہمیں اس بات سے روک سکتے ہو۔

پس میرے نزدیک

اصل طریق یہ ہے

کہ چونکہ اس کتاب کا مصنف عیسائی ہے اور امریکہ کا رہنے والا ہے اس لئے اس کے جواب میں جو کتاب لکھی جائے اس کا ایک ایڈیشن انگریزی میں ہو۔ جو امریکہ میں شائع کیا جائے۔ اس میں ایک طرف تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دفاع ہو۔ یعنی ان اعتراضات کا جواب ہو۔ جو اس کتاب میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر کئے گئے ہیں۔ اور دوسری طرف عیسائیوں کو الزامی جواب دیا جائے اور پھر اس کا دوسرا ایڈیشن ہندوستان میں شائع کیا جائے۔ اس میں بھی ایک طرف تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دفاع ہو۔ یعنی ان اعتراضات کا جواب ہو جو آپ کی ذات پر اس کتاب میں کئے گئے ہیں۔ اور دوسری طرف ہندو مذہب کو مدنظر رکھتے ہوئے الزامی جواب ہو تا ہندوؤں کو بھی ہوش آجائے۔ اور آئندہ وہ مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے میں احتیاط سے کام لیں پھر اگر اس کتاب کا مصنف زندہ ہو (ممکن ہے وہ مرگیا ہو۔ کیونکہ اس کتاب کو شائع ہوئے ۲۹ سال کا عرصہ گذر چکا ہے) تو ہمارے مبلغ آگے

مباہلہ کا چیلنج

دیں اور کہیں۔ کہ اگر وہ سچا ہے۔ اور عیسائی لوگ اس کے ساتھ ہیں۔ تو وہ پچاس عیسائی اپنے ساتھ لے آئے ہم بھی اپنے ساتھ پچاس نو مسلم لے آتے ہیں۔ اور پھر وہ ہم سے مباہلہ کرے اگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام میں طاقت ہوگی تو وہ انہیں بچا لیں گے۔ اور اگر ہمارے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بھیجنے والے خدا میں طاقت ہوئی۔ تو وہ انہیں تباہ کر دیگا

اس مباہلہ کے بعد جب عیسائیوں پر خدائی عذاب نازل ہوا تو ثابت ہو جائے گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں کوئی خدائی طاقت نہیں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بھیجنے والا خدا اب بھی زندہ ہے گو آپ کی وفات پر ۱۳۰۰ سال سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے مگر وہ اب بھی آپ کی حفاظت کرتا ہے۔ اور اگر وہ لوگ مباہلہ کے لئے نہ آئیں۔ تو جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ڈوئی کے متعلق پروپیگنڈا کیا تھا۔ اس کے متعلق بھی ملک بھر میں پروپیگنڈا کیا جائے۔ اس سے

اسلام کی عظمت

ظاہر ہوگی اور لوگوں پر واضح ہو جائے گا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پر حملہ کرنے والے جھوٹے ہیں۔ مباہلہ کا ہتھیار عیسائیت میں موجود نہیں۔ لیکن اسلام میں موجود ہے۔ اور اس موقع پر اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ڈوئی کے اعلان کی وجہ سے

امریکہ بھر میں شور

پڑ گیا تھا۔ اور بیسیوں اخبارات اور رسالوں نے ان خبروں کو شائع کیا تھا۔ اب بھی اسی طرح اس کتاب کے مصنف کو مباہلہ کا چیلنج دیا جائے۔ تو ملک میں پھر زندگی پیدا ہو جائے گی اور واللّٰہ یعصمک من الناس کی صداقت کا ایک اور ثبوت مل جائے گا۔ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے حفاظت کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ اسلئے عیسائیوں سے کہو کہ ہم قرآن کریم کا یہ دعوےٰ تمہارے سامنے پیش کرتے ہیں۔ تم پہلے ہم سے مباحثہ کرلو اور اپنے اعتراضات پیش کرو ہم ان باتوں کا رد کریں گے۔ اور بتائیں گے کہ ان سے بھی بدتر باتیں تمہارے ہاں موجود ہیں۔ پھر تم ان کا جواب دے لینا۔ اور اگر مباحثہ کے بعد بھی تم اپنے دعوے پر قائم رہو۔ تو

ہم سے مباہلہ کرلو

خدا تعالےٰ خود جھوٹے کو تباہ کر دیگا اور دوسرے فریق کی سچائی کو ظاہر کر دے گا۔ یہ طریق ایسا ہے کہ اس سے امریکہ اور ہندوؤں دونوں پر اسلام کا رعب قائم ہو جائے گا۔ ہندوؤں کو الزامی جواب دینے کے لئے ہم نے اسلئے کہا ہے کہ انہوں نے اس امریکن کی کتاب کو شائع کیا ہے

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

کہ اگر کوئی شخص دوسرے کو تیر مارے اور وہ تیر اُسے زخمی نہ کرے بلکہ ایک دوسرا آدمی جو تیر اٹھا لائے اور اسے دوسرے کے سینہ میں پیوست کر دے تو زیادہ ظالم وہ ہے جس نے گرا ہوا تیر اٹھایا اور دوسرے کے سینہ میں چبھو دیا۔ یہ کتاب بھی امریکہ کے کسی عیسائی نے شائع کی تھی۔ مگر

امریکہ کی کتاب

تو امریکہ میں رہ گئی۔ ہندوؤں نے اس کا ترجمہ کر کے مسلمانوں تک پہنچایا اور اس طرح ان کی تکلیف کا موجب ہوئے۔ پس یہ گالیاں ہندوؤں نے مسلمانوں تک پہنچا کر اپنے ذمہ لے لی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس کتاب کے ایک ایڈیشن میں جو ہندوستان میں شائع ہو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دفاع کے ساتھ ساتھ ہندو مذہب کے پول بھی کھولے جائیں۔ اور دوسرے ایڈیشن میں دفاع کے ساتھ ساتھ عیسائیت کے پول کھولے جائیں کیونکہ اس کتاب کا اصل مصنف عیسائی ہے۔ اس کے بعد اس کتاب کے لکھنے والوں اور شائع کرنے والوں کو چیلنج کیا جائے کہ وہ ہمارے ساتھ بحث کر لیں اور اس کے بعد اگر ان میں طاقت ہو تو ہم سے مباہلہ کر لیں تاکہ خدا تعالےٰ کی طاقت انہیں نظر آ جائے اگر یہ طریق اختیار کیا جائے تو

میں سمجھتا ہوں

کہ یورپ۔ امریکہ اور ہندوستان تینوں کے لئے یہ طریق ہدایت کا موجب ہوگا۔ ہندوستان ... زیادہ ... ہے مگر اب ... مذہب کی طرف میلان رکھتا ہے۔ اگر یورپ اور امریکہ میں شور پڑ گیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرنے والوں کو احمدیوں نے خوب مارا ہے اور انہیں مباحثہ اور مباہلہ کا چیلنج دیا ہے تو ہندوستان کے اخبارات بھی شور مچانے لگ جائیں گے اور وہ بھی ایسی باتیں شائع کرنے لگ جائیں گے جو یورپ اور امریکہ کے اخبارات میں شائع ہو رہی ہوں گی اور اس سے ہندوؤں کے کان کھڑے ہو جائیں گے۔ اور وہ سمجھ لیں گے کہ احمدی پیچھا نہیں چھوڑا کرتے۔ اگر ان کے رسول پر حملہ کیا گیا تو وہ اس وقت تک حملہ کرنے والوں کو نہیں چھوڑیں گے۔ جب تک انہیں گھر نہ پہنچا لیں۔ اسی طرح آئندہ کے لئے وہ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرنے

اور مسلمانوں پر حملہ کرنے میں احتیاط سے کام لیں گے۔

ملاقاتوں کے متعلق ضروری اعلان

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آجکل تفسیر کا کام کر رہے ہیں اور ملاقات کے لئے زیادہ وقت نہیں دے سکتے۔ لہٰذا دوستوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ماسوائے کسی نہایت اہم کام کے ملاقات کے لئے تشریف نہ لائیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

ضرورت ہے

روزنامہ الفضل میں اس وقت حسب ذیل دو آسامیاں خالی ہیں مندرجہ ذیل کوائف کے مطابق جو احباب مرکز سلسلہ میں خدمت کی خواہش رکھتے ہوں وہ اپنی درخواستیں ۵ دسمبر تک ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ کے پتہ پر بھجوا دیں:-

(۱) مینیجر کا گریڈ ۲۲۰ - ۱۰ - ۱۳۰ - ۵ - ۱۰۰ - ۴ - ۸۰ تعلیمی قابلیت بی۔ اے

(۲) مینیجر اشتہارات کا گریڈ:- ۱۷۵ - ۶½ - ۱۰۰ " بی۔ اے

اس کے علاوہ مہنگائی الاونس ۳۰/- ہوگا۔ سابقہ تجربہ اور قابلیت کے پیش نظر ان گریڈوں میں تنخواہ بھی مقرر ہو سکتی ہے۔

تمام درخواستیں مقامی صدر یا امیر کی تصدیق اور سفارش سے بھجوائیں۔ منتخب شدہ امیدوار کو انٹرویو کے لئے بعد میں بلایا جائے گا۔ آنے جانے کا خرچ امیدوار کے ذمہ ہوگا

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ

ولادت میرے لڑکے محمد لطیف کو اللہ تعالیٰ نے بروز اتوار ۲۸ اکتوبر لڑکا عطا فرمایا ہے (عزیز مذکور کے اس سے قبل تین بچے فوت ہو چکے ہیں) احباب نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں (منشی) محمد ابراہیم ٹمپل روڈ لاہور (سابق کلرک دفتر الفضل)

وعدہ بذریعہ تار

جماعت راولپنڈی کے امیر جماعت نے بذریعہ تار دفتر اوّل و دوم کے وعدے مبلغ ۴/۳۰۰۶ کی اطلاع حضور میں پیش کرنے کی دی۔ جو حضور میں پیش کئے گئے ابھی وہاں سے اور وعدے آنے والے ہیں۔ یہ پہلی قسط ہے۔ جماعت کراچی سے تین قسطیں وعدوں کی آ چکی ہیں۔

ہر جماعت کے صدر اور خدام کوشش کریں کہ ان کے وعدوں کی فہرستیں زیادہ سے زیادہ ۱۵ دسمبر تک مکمل ہو جائیں۔ تا جلسہ سالانہ میں تحریک جدید اپنی ضرورت کے پورا ہونے کا اعلان کر سکے۔

ہر جماعت کے وعدے دینے والے انصار اور خدام اس بات کو اچھی طرح یاد رکھیں کہ اس سال میں ہر احمدی جو اپنے لئے آمد پیدا کر رہا ہے وہ دفتر اوّل یا دوم میں شامل ہو جائے اور اس کے ساتھ اس کی اہلیہ اور وہ بچے بھی جو اس کی آمد پر گذارہ کرتے ہیں شامل کئے جائیں۔ اور جو بچے خود آمد پیدا کر رہے ہوں ان کو بھی شامل کرنے کی کوشش کریں۔ یا اس دفتر کو ان کے پتہ سے اطلاع دیں تا دفتر انہیں حضور کے خطبات و ارشادات بھیج کر شامل ہونے کی جدوجہد کر سکے۔

یاد رہے وعدے لینے اور پھر ان کی وصولی کرنے کی ذمہ داری کلیۃً حضور ایدہ اللہ ہر امیر یا صدر اور خدام الاحمدیہ اور انصار پر ڈال چکے ہیں۔ پس اس لئے ہر امیر یا صدر یا خدام یا انصار ذمہ دار ہیں کہ وہ اپنی اس ذمہ داری کا احساس رکھتے ہوئے بہرحال ۱۵ دسمبر سے قبل مکمل کر لیں۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کیلئے قابل تقلید نمونہ

حقوق العباد میں سے ایک اہم فرض خدمت خلق بھی ہے اور روحانی جماعتوں کو تو خاص طور پر الٰہی حدود کے قیام کے لئے کھڑا کیا جاتا ہے تا اللہ تعالیٰ کی بادشاہت صحیح طور پر دنیا میں قائم ہو۔ مجلس خدام الاحمدیہ ننکانہ خاص طور پر مبارک باد کی مستحق ہے کہ اس نے گذشتہ ماہ وباؤں (امراض) کے دوران جب اس فرض کو بجا لا کر درستی لوگوں میں سرکاری گمیا ونڈر کی معیت میں تقریباً ... ہزار گولی (پیلوڈرین) تمام محلہ جات میں تقسیم کی۔ اللہ تعالیٰ نے اس خدمت کے سلسلہ میں مجلس ننکانہ کو کامیابی و کامرانی سے نوازے اور دیگر مجالس خدام الاحمدیہ کو بھی ایسے مواقع سے مستفیض ہونے کی توفیق بخشے۔ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

اعلان برائے ٹکٹ سٹیج جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء

جو احباب اپنے آپ کو ٹکٹ سٹیج کے مستحق سمجھتے ہوں وہ اپنے نام اور مکمل کوائف مع وجہ استحقاق مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۵۶ء تک لوکل پریذیڈنٹ یا امیر کی تصدیق اور سفارش سے نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ ضروری نہیں کہ ہر درخواست کنندہ کو ٹکٹ ملے۔ اس بارہ میں ناظر اصلاح و ارشاد کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا۔

درخواست دیتے وقت یہ امر ملحوظ رکھیں کہ موجودہ حالات اور جگہ کی قلت کے پیش نظر محدود تعداد میں ہی ٹکٹ جاری ہوں گے۔

ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے ۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۴۷۵ میں حاجی ریحان خان ولد جہان خان صاحب قوم بلوچ پیشہ زمینداری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۳ء ساکن کوٹ ہیبت ڈاکخانہ ڈیرہ غازیخاں ضلع ڈیرہ غازیخاں صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۹/۵۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے ۔ ۱۔ ہیبت کوٹ تحصیل و ضلع ڈیرہ غازیخاں میں چاہ اسمٰعیل والے میں میری پندرہ بیگھہ زمین نہری و چاہی ہے ۔ جس کی قیمت فی بیگھہ پانچ صد روپیہ کل ساڑھے سات ہزار روپیہ ہے ۔
۲۔ موضع ریزین چاہ سکا چاہ کھرلے والا اور چاہ دوسرے والا میں میری چھ بیگھہ زمین چاہی ہے ۔ جس کی قیمت فی بیگھہ ایک سو روپیہ کل چھ سو روپے ہے ۔ ۳۔ ہیبت کوٹ تحصیل و ضلع ڈیرہ غازیخاں میں میری بارہ بیگھہ زمین بارانی ہے ۔ جس کی قیمت فی بیگھہ ایک سو روپیہ کل بارہ سو روپیہ ہے ۔
۴۔ ہیبت کوٹ میں علاوہ اپنے سکونتی مکان کے میرے تین مکان اور بھی ہیں ۔ چاروں مکان کی قیمت دو سو روپیہ فی مکان پچاس روپے ہے ۔ کیونکہ کچے معمولی سے مکانات ہیں ۔ ۵۔ ربوہ میں احمد نگر کی طرف جو چونگی ہے ۔ اس کے پاس ایک کنال میری زمین ہے ۔ جس کی قیمت میں نے گزشتہ جلسہ ۱۹۵۵ء پر پانچ صد روپیہ ادا کر دیا ہے دراصل میرے نام دو کنال زمین ہے ۔ مگر درحقیقت میری ایک کنال زمین ہے اور ایک کنال مغل خان صاحب اور برکت خان صاحب کا ہے ۔ گویا میرے اس کل جائداد کی قیمت دس ہزار روپیہ بنتا ہے ۔

میں اپنے اس کل جائداد کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا ۔ اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے ۔ جو کہ اس وقت تخمیناً تیس روپے ماہوار ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۳ حصہ یعنی ماہوار دس روپے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا ۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی ۔ اور اگر میں کوئی رقم بطور ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کی مد میں کر دوں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا ۔

العبد :۔ نشان انگوٹھا حاجی ریحان خان حال سکنہ دارالصدر غربی ربوہ ۔
گواہ شد :۔ صاحبزادہ محمد طیب لطیف صدر محلہ دارالصدر غربی ربوہ
گواہ شد :۔ لعل خان دارالصدر غربی ربوہ

نمبر ۱۴۴۷۴ میں علی اصغر ولد عبدالرحمٰن قوم ہنڈو پیشہ طالب علم عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۸ء ساکن نوابشاہ ڈاکخانہ نوابشاہ ضلع نوابشاہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۹/۵۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے ساڑھے پانچ ایکڑ زمین نہری اراضی واقع کھنڈو تحصیل ۔۔۔ ضلع لاڑکانہ سندھ میں ہے ۔ جس کی قیمت اندازاً ۲۲۰۰ روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میں اس وقت بی ۔ اے کے فرسٹ ایئر میں پڑھتا ہوں اور ساتھ ہی میرا ٹھیکیداری کا کام کرنے کا ارادہ ہے ۔ جو اس کاروبار کی آمد ہوگی میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر مذکورہ جائداد کے علاوہ جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

العبد ۔ علی اصغر ۔ گواہ شد :۔ عنایت شاہ انسپکٹر وصایا محکمہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد محمد عبداللہ عفی عنہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نوابشاہ

امتحان مقابلہ برائے ملازمت محکمہ ڈاک و تار

کلرکوں ۔ سارٹروں ۔ ٹیلیفون آپریٹروں اور تار بابوؤں کی بھرتی کا امتحان مقابلہ ۶/۱/۵۷ کو کراچی ۔ حیدرآباد ۔ سکھر اور کوئٹہ میں ہوگا ۔ تنخواہ ۶۰ ۔ ۴ ۔ ۱۰۰ ۔ ۵ ۔ ۱۷۰ علاوہ الاؤنس ۔ شرائط ۔ میٹرک ۔ عمر بصورت مرد ۱۷ تا ۲۵ ۔ بصورت خاتون ۱۹ تا ۲۱ سکونت پوسٹل سندھ سرکل یعنی سابقہ صوبہ جات سندھ کراچی بلوچستان ۔ درخواستیں مجوزہ فارم میں ۱۲/۱۲/۵۶ تک بنام پی ۔ ایم ۔ جی کراچی ۔ فارم درخواست و پمفلٹ مشتمل بر فہرست خالی اسامیاں ایک روپیہ کا کراس شدہ پوسٹل آرڈر بھیج کر طلب کریں ۔ (ڈان ۱۰/۱۱/۵۶)

ناظر تعلیم ربوہ

دعائے نعم البدل

میرے لڑکے عزیزم داؤد احمد کا چھوٹا بچہ جو قریباً ایک سال کا تھا اچانک بروز اتوار مورخہ ۱۸/۱۱/۵۶ دس بجے کے قریب فوت ہوگیا انا للہ وانا الیہ راجعون بزرگانِ سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے ۔ آمین ۔

(منشی محمد ابراہیم ٹمپل روڈ لاہور (سابق کلرک دفتر الفضل ربوہ))

اوقاتِ روانگی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس
از سرگودھا براستہ ۔۔۔	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸¾	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۴½
از لاہور براستہ ۔۔۔ سرگودھا	۳½	۵	۶½	۸	۹½	۱۰¾	۱۲	۱۳½	۱۵	۱۶
از گوجرانوالہ براستہ ۔۔۔ سرگودھا	۵¾	۱۰½	۱۵¾	نوٹ ۔ لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان ساڑھے چار گھنٹے کا سفر ہے (جنرل منیجر)						
از سرگودھا براستہ ۔۔۔ گوجرانوالہ	۵¾	۱۰½	۱۵¾							

کھیلیں نوجوانوں کی اخلاقی اور روحانی اقدار کو بیدار کرتی ہیں

صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب کا طلباء سے خطاب

ربوہ ۲۸ نومبر تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ایک تقریب پر صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ کھیلیں نوجوانوں کی جسمانی طاقت کو بڑھانے کے علاوہ ان کی روحانی اقدار کو ابھارتی ہیں اور ان میں اجتماعی طور پر کام کرنے کا شعور پیدا کرتی ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کے کامیابی کے امکانات روشن ہو جاتے ہیں

ڈسٹرکٹ ہائی سکولز کی سالانہ کھیلوں میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے طلباء نے جو انعامات حاصل کئے تھے ان کی تقسیم کی تقریب عمل میں آئی

یہ تقریب تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی جو کہ مبشر احمد صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب نے اس تقریب کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ امسال ڈسٹرکٹ ہائی سکول ٹورنامنٹ کے مقابلہ جات میں ضلع کی چودہ ٹیموں نے شرکت کی جن میں ہمارے سکول کی ہاکی ٹیم ضلع بھر میں اول رہی اور اس نے چیمپئن شپ کپ جیتا اور ہماری ٹیم کا ایک کھلاڑی لطیف احمد ڈسٹرکٹ جھنگ کا بہترین کھلاڑی قرار پایا۔ علاوہ ازیں ہمارے سکول کی فٹ بال ٹیم نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ دیگر ورزشی مقابلہ جات جو وقت کی کمی کی وجہ سے مکمل نہ ہو سکے۔ سکول کے طالب علم مسعود ظفر نیزہ بازی میں اوّل رہا مسعود احمد شوکت اونچی چھلانگ میں دوم رہے کھیلوں کے دوران میں سکول نے ضبط و نظم کا نہایت عمدہ نمونہ پیش کیا۔ ہیڈ ماسٹر صاحب کی تقریر کے بعد صاحب صدر نے انعامات تقسیم کئے۔

اس موقعہ پر صاحب صدر نے جو کہ سکول کی اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کے صدر بھی ہیں تقریر کرتے ہوئے طلباء کو نصیحت فرمائی کہ وہ اپنے سکول کی شاندار روایات کو زندہ رکھیں۔ کیونکہ جو قومیں اپنی روایات کو زندہ رکھتی ہیں وہ ہمیشہ کامیاب رہتی ہیں ورنہ ان کی زندگی میں ایک خلا رہتا ہے

آپ نے انگلستان کے بعض سکولوں کی قومی روایات کا ذکر کیا جن کی وجہ سے ان میں زندگی پائی جاتی ہے۔ آپ نے بتایا کہ ہمارے سکول کی نہایت شاندار روایات ہیں ان کو زندہ رکھنا ہمارے طلباء کا فرض ہے۔ پھر آپ نے کھیلوں کے میدان میں سکول کی گذشتہ روایات کو بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ ہمیں Sportsmanship Spirit پیدا کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اصل چیز ہار اور جیت نہیں ہے بلکہ اصل چیز وہ روح ہے جو کھیلیں پیدا کرتی ہیں۔ اور جس کی طرف طلباء کو توجہ کرنی چاہیئے۔ آپ نے طلباء کو اپنے اندر باقاعدگی پیدا کرنے کی تلقین کی اور فرمایا کہ انہیں چاہئے کہ جس کام کو شروع کریں اسے مستقل مزاجی سے پایہ تکمیل تک پہنچائیں۔

آپ نے فرمایا کہ کھیلیں نوجوانوں کی جسمانی قوت کو بڑھانے کے علاوہ ان میں اخلاقی اور روحانی اقدار کو بلند کرتی ہیں اور ان میں اجتماعی طور پر کام کرنے کا شعور پیدا کرتی ہیں جس کی وجہ سے ان میں دوسروں کے ساتھ مل کر کام کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے اور یہ شعور انفرادی کامیابی کے لئے راہ کو ہموار کرتا ہے۔

کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ میں پیش ہونے میں تاخیر

راولپنڈی ۲۸ نومبر۔ وزارت امور کشمیر کے قریبی حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان اب کشمیر کا مسئلہ حفاظتی کونسل میں سابقہ پروگرام کے مطابق جنوری میں پیش نہیں کر سکے گی . . . . نیویارک میں جہازوں کی آمد و رفت میں تعطل کی وجہ سے . . . . . . اواخر دسمبر میں کراچی پہنچیں گے چنانچہ اب حفاظتی کونسل میں کشمیر کا مسئلہ مارچ میں پیش کیا جا سکے گا۔

سری نگر ۲۸ نومبر بھارت کی شہ پر مقبوضہ کشمیر کی اسمبلی نے ریاست کے لئے جو نام نہاد آئین منظور کیا ہے اس میں ریاست کی قانون ساز اسمبلی کو یہ اجازت نہیں دی گئی ہے کہ وہ بھارت کے ساتھ جموں و کشمیر کے الحاق کی دفعہ میں کسی قسم کی تبدیلی یا ترمیم کر سکے قانون ساز اسمبلی اس دفعہ کو منسوخ بھی نہیں کر سکے گی۔

درخواستہائے دعا

۱۔ محترم قاضی عبد الرحمن صاحب سکرٹری مقبرہ بہشتی کئی دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

محمد نذیر فاروقی

۲۔ خاکسار کی پھوپھی صاحبہ مسماۃ سلطانہ بیگم چند دنوں سے بوجہ درد سینہ بیمار ہیں۔ درویشان قادیان و دیگر بزرگان سلسلہ سے التماس ہے ان کی شفایابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں نیز میرا چھوٹا بھائی ضیاء اللہ خان کافی دنوں سے بخار میں مبتلا ہے۔ احباب ان کی صحت اور درازی عمر کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں

ظفر اللہ خان اختر کرمیوری

حال ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷